



خیابانِ عشق

حبیبہ جنت

خیابانِ عشق

(The Street or Love)



از قلم حبیبہ جنت

All Rights Reserved

Copyright: Habiba Jannat (Author)

Published by: Safar-e-Adab

Published On: safareadab.com

To get published with us, contact us via email or website:

safareadab.com

khanumaira@safareadab.com

adab@safareadab.com

Note: We don't charge anything to publish online. If anyone charges any kind of fee in order to publish your write-ups in the name of Safar-e-Adab, please don't try to go ahead with them and immediately report them using the contact us button on our website. Thank you

ضروری بات

خیابانِ عشق کے تمام جملہ حقوق لکھاری "حبیبہ جنت" کے نام محفوظ ہیں۔ کہانی کا کوئی بھی حصہ کسی بھی صورت میں کسی دوسرے پلیٹ فارم یا سوشل میڈیا پر پوسٹ کرنے سے پہلے لکھاری کی اجازت درکار ہوگی۔ بغیر اجازت کہانی کا استعمال کرنے والوں پر سخت کاروائی کی جاسکتی ہے۔

اس کہانی اور اس میں موجود کردار محض تصوراتی ہیں۔ کسی بھی حقیقی کہانی یا انسان سے ان کا کوئی واسطہ نہیں ہے۔ کسی بھی طرح کی مشابہت کو اتفاق سمجھا جائے۔



"خیابانِ عشق"

یہ ایک فارسی کلمہ ہے جس کا معنی ہے

"عشق کے راہ گزر"

"The Street of Love"

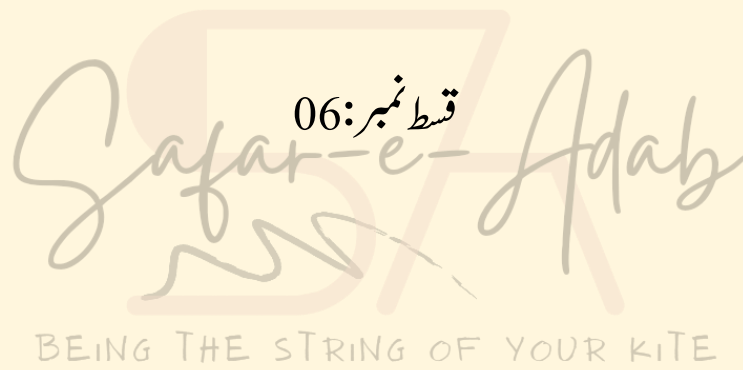
کہتے ہیں کبھی محبت بشر خاک کو آسمانوں تک پہنچاتی ہے تو کبھی قبر کی خاک سے ملاتی ہے کبھی انسان سب کچھ حاصل کر لیتا ہے تو کبھی سب حاصل ہونے کے بعد بھی خالی ہاتھ رہتا ہے۔ یہ کہانی ایسے کرداروں کی ہے جو خود میں ہر لحاظ سے مکمل ہے مگر پھر بھی اپنی زندگی کو کامل کرنے کی غرض سے عشق کی راہ چل دیے ہیں۔

یہ کہانی تین ایسے جوڑوں پر مشتمل ہیں جن میں ایک کو محبت آباد کرے گی اپنے میں کھوئے وہ دنیا سے بے نیاز لوگوں کے لیے ایک ہیر اور رائجی کی ایک نئی تصویر ہونگے محبت صرف ایک لفظ نہیں بلکہ ایک پر خلوص جذبہ ہے جسے یہ دونوں اپنی زندگی سے ثابت کریں گے۔

BEING THE STRING OF YOUR KITE

وہی دوسری جانب اپنے ہی ہاتھوں اپنے عشق کا گلا گھونٹنے والا بد نصیب عاشق ایک بار پھر یا ماضی کی محبت کا قیدی بنے گا، جہاں اکثر لوگ ماضی کو بھولے اس سے دور جانے کی چاہ کرتے ہیں وہی ان دونوں نے اپنے مستقبل کے لیے ایک بار پھر اپنے ماضی کو چننا تھا، محبت سے نکلتے گہری نفرتوں کی راہوں سے گزرتا یہ جوڑا دوریوں کی تلخیاں برداشت کرتے ناجانے اپنے لیے کیا اختتام لکھے گا۔۔

محبت عزت کا دوسرا نام ہے، یہ تیسرا جوڑا دوطرفہ محبت کا وہ قیدی ہے جو اپنے اندر اٹھتے محبت کے جذبے کو ہر لمحے ابھرنے سے روکتا تو وہی قسمت نے انھیں محبت میں جلتا چھوڑا تھا۔



پارٹی سے فارغ ہوتے وہ سبھی بری طرح تھکے گھر لوٹے اپنے اپنے کمروں میں آرام کی غرض سے قید ہوئے۔ گھڑی اپنے دستور کے مطابق چلتے چھ بجابجا چکی تھی، گھر میں گونجتی ہلکی ہلکی آوازوں سے اس سوئے پڑے وجود میں ہلچل مچی۔ صبح ہو چکی تھی لیکن کھڑکیوں پر ٹنگے پردوں کے باعث سورج کی روشنی اندر آنے سے رکی رہی، آوازوں کے تیز ہونے پر وہ ایک جھٹکے سے اٹھی برابر میں نظریں دوڑاتے ماہم کو ناپاتے پاس رکھے فون کی اسکرین روشن کی۔

"چھ بجے کس کاسکون لٹ گیا۔" خود سے مخاطب گھڑی میں چھ بجے کا وقت دیکھے وہ اٹھتے بالوں کو ہلکے کیچر میں قید کرتے نیچے کی جانب بڑھی۔

جہاں حسن صاحب اور حمزہ کبھی جانے کی غرض سے تیار بیٹھے تھے، وہی دوسری جانب آئزہ بیگم ایمان اور اجالا بیگم بھی شالوں میں لپٹی گاڑی کی جناب بڑھ رہی تھیں۔

'بابا یہ لے۔' ماہم نے حسن صاحب کے کمرے سے نکلتے کوئی پیکٹ انھیں دیتے کہا۔

"ایک ایک۔۔ ایک سیکنڈ یہ آپ سب کہاں جارہے ہیں چھپ چھپ کر۔" وہ تیز قدم لیے شکایتی انداز لیے ان کے قریب ہوئی۔

"ہم تو کھلے عام ہی جارہے ہیں بس آپ چھپی پڑی تھی اپنے کمفرٹ میں۔" آئزہ بیگم نے شال ٹھیک کرتے جواب دیا۔

"جیسے بھی جارہے لیکن یہ اکیلے کوئی پکنک پر جارہے ہے آپ سب کسی نے انفارم بھی کرنا ضروری نہیں سمجھا۔۔ نہیں لے کر جانا تو نالے کر جائے لیکن بتاؤ دے اور حسن صاحب آپ سے مجھے یہ امید نا تھی۔"۔ اس کی شکل روتی سی ہو گئی۔۔ حسن صاحب سے زیادہ قریب ہونے کے باعث وہ اکثر انھیں اس طرح مخاطب کر دیتی۔۔

"چھوڑے اسے ٹائم ویسٹ کرتی ہے یہ ہر وقت،، اور تم ہانی اور کب بڑی ہوگی۔"۔ آئزہ بیگم حسن صاحب سے کہتے اس کی جانب مڑی۔۔

"ارے میری جان کوئی پکنک وغیرہ کہی نہیں جارہا۔۔ میں اور حمزہ انگیجمنٹ کے لیے زرا کوئی لو لکیشن دیکھنے جارہے ہیں اور آپ کی امی وغیرہ ایمان کا جوڑا دیکھنے" حسن صاحب نے سے بغل گیر کرتے جواب دیا۔۔

"اچھا۔۔ سچ کہہ رہے ہے نا آپ" کنفورم کرنا چاہا۔۔

"جی۔۔ جی۔۔ جی بالکل سچ۔۔" ایک لمحے کو چونکتے وہ جو ابا ہوئے۔۔

"اب جانے بھی دوا انھیں ہانی دس منٹ ویسٹ کر لیے تم نے۔"۔ ماہم نے اسے دور کرتے کہا

BEING THE STRING OF YOUR KITE

"ہاں تو میں نے کہاں روکا ہے کونسے ہاتھ پکڑے ہیں یا زنجیروں میں جکڑا ہے ہاں۔"۔ وہ اپنے اس انداز سے سب کو ہسنے پر مجبور کر گئی۔۔

چلو بیٹے نکلتے ہیں۔۔ آئزہ بیگم ایمان سے کہتے آگے بڑھی،،

وہ تینوں خواتین ڈرائیور کے ساتھ ایک گاڑی میں بیٹھیں جبکہ دوسری گاڑی میں حمزہ اور حسن صاحب تھے،، وہی اگلے لمحے دو گاڑیاں حسن ویلا سے نکلتے سڑک پر پڑی،،

"آہہہ۔۔ گڈ نائٹ۔"۔ انگریزی لیتے ہانی مڑی۔۔

"کدھر،" ماہم اس کے سامنے ہوئی۔۔

"سونے اور کہاں۔۔ چھٹی کا کوئی توفاندہ حاصل ہو۔" وہ اسے کہتے آگے بڑھی۔۔

"ابھی تو اٹھی ہو اور کتنا سونا ہے؟"

"میں کب اٹھی ہوں۔۔ تم لوگوں کی آوازوں نے اٹھایا ہے۔"

"ہاں تو رات بھر سے تو سو رہی تھی نا۔"

"رات بھر!!" وہ اسے گھورنے لگی۔۔

"کوئی رات بھر تین بجے تو سوئے ہے یا چار گھنٹوں کو تم رات بھر سے تشبیہ دے رہی ہو یہ تو سراسر نا انصافی ہے
ماہم۔"

"ہاں تو سوئی تو نا۔" وہ اسے مزید زچ کر گئی

"ہاں لیکن ہر کوئی تمہاری طرح پاگل نہیں ہوتا کہ رات دیر سے سو کر صبح اتنا فریض ہو۔"

"اچھا چھوڑو نا چلو ہم واک پر چلتے ہیں پھر ناشتہ کریں گے اچھا ساہم۔"

"تم واقعی میں میری بہن ہوں یا ایک پیچھ ہوئی ہو کبھی۔" وہ انتھائی حیرت میں تھی۔۔

"ہانی یار۔"

"ایک دفع میں میری راستے سے ہٹ جاؤ سونا ہے مجھے ورنہ یہی سو جانا ہے اب میں نے۔" وہ اسکی بات کاٹ گئی۔۔

"کسی بہن ہو تم یار۔"

"خوبصورت اور بہ نٹیلجنٹ۔" وہ کالر اٹھائے بولی۔

"اوکے جاؤ میں اکیلے ہی کافی بنا کر پی لیتی ہو تم جاؤ سو جاؤ۔" وہ کہتے پلٹتے کچن کی جانب مڑی

"میرے لیے بھی ماہم ایک کپ۔" ہانیہ اس کے پیچھے لپکتے بولی۔

"کیوں ابھی تو نیند آرہی تھی نا۔"

"ہاں وہ تو آرہی ہے۔"

"تو کافی۔۔؟؟"

"کافی پینے کا دل کر رہا ہے تم بنا دو پی کر سو جاؤ گی۔" وہ کہتے کمرے کی جانب ہوئی۔

"عجیب۔" وہ قدرے حیرت سے اسے اتکتے کافی بنانے لگی۔

BEING THE STRING OF YOUR KITE
دو کپ تھامے وہ اس کی کمرے کی میں داخل ہوئی جو کمرے کو رات کے اسیر کیے بیڈ پر ٹیک لگائے فون استعمال کرنے میں مصروف تھی۔

"یہ لو" اسے کپ تھماتے کہا۔

"تھینک یو۔"

ماہم بھی دوسری جانب بیٹھے کتاب اٹھائے اسے پڑھنے لگی۔

"ماہم،" ہانیہ نے اسکرین کو اوپر نیچے کرتے اسے پکارا۔

"ہم۔"

"میرا پاستہ کھانے کو دل کر رہا ہے یا وہ بھی فُل لوڈڈو تھ چیز زرز۔" وہ اسکرین پر چلتی پاستہ کی ریسپی اسے دکھاتے گویا ہوئی۔

"کیا ہانی یا ر کیا یاد دلار ہی ہو ویسے ہی بھوک لگی پڑی ہے۔" ماہم بھی اسے اس کی بات سن اسکرین کو تکتے لگی۔
"اوڈر کرتے ہیں نا۔"

"تم سچ میں نیند میں لگتی ہو اس وقت کو نسا ریٹورنٹ کھلا ہو گا ہاں۔" سات بج رہے ہیں اور وہ بھی صبح کے۔" وہ کتاب سائنڈ ہو رکھتے بولی۔

تو پھر۔۔ ہانیہ بھی سر کھجاتے لیٹنے کے انداز میں بیٹھے کچھ سوچنے لگی۔

دومنٹ بعد ہی ہانیہ ماہم کے سامنے دیکھتے سیدھی ہوئی۔

"کیا۔۔ ہاں کیا طوفانی آندیا آیا ہے تمہارے اس طوفانی دماغ میں اب۔" وہ اس کے ایکسپریشن سمجھتے بولی۔

"ارے میری جان۔۔ اگر ہم اس وقت باہر سے اوڈر نہیں کر سکتے تو کیا ہوا۔۔ ہم خود تو بنا سکتے ہیں ناکیوں۔" وہ اس کے پاس آتے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے بولی۔ ماہم اسے حیران نظروں سے تکتے لگی۔

"کیا ہے کچھ بولو تو یہ عجیب و غریب ری ایکشنز کیوں دے رہی ہو۔" وہ اسے ایک ہی نظر سے خود کو تکتے دیکھ زچ ہوئی۔

"آئڈیا برا نہیں ہے ویسے۔" وہ مسکراتے بولی۔

"ہے نا۔ دیکھا کیا بات ہے اب چلو چلو جلدی چلو۔"

وہ اسے تھامتے کمرے سے نکلی۔

"ارے لیکن ایک سیکنڈ۔"

"اب کیا ہے۔ ایک تمہارے مسئلے ختم نہیں ہوتے۔"

"تمہیں پاستہ بنانا آتا ہے۔" وہ اسے چپ سا کر گئی۔

"نہیں۔" لمحے بعد ہانیہ کے ہونٹ ہلے تھے۔

"ہا ہا ہا ہا۔ ڈٹیس فنی کیونکہ مجھے بھی نہیں آتا۔" ہنستے کہتے وہ یکدم سیریس فیس بنا گئی۔

"ارے تو کونسا مسئلہ کشمیر ہے جو حل نہیں ہو سکتا تم چلو کسی ناکسی طرح بنا لینگے۔"

BEING THE STRING OF YOUR KITE

"رکو۔" کچن تک پہنچے ماہم نے اسے رکا۔

"اب کیا ماہم۔ اندر تو جانے دو۔"

"کیا جانے دو سعدیہ باجی۔" ملازمہ کی جانب اشارہ دیتے بولی۔

"ارے یار ان سے کہو گئی تو کہے گی میں بنادیتی ہوں۔" وہ ان کی نقل کرتے گویا ہوئی۔

"ہاں تو ملازمہ سے کہہ دیتے ہیں وہ بنادے گی۔"

"ہممم اس دن کی طرح مریضوں والا ہی بنائے گی وہ۔۔ یاد ہے نایا بھول گئی۔"

"اسے کیسے بھول سکتی ہوں بالکل یاد ہے۔"

"اب کرنا کیا ہے۔" ہانیہ کو چپ دیکھ بولی۔

"تم یہی رکو۔" وہ کہتے دراز سے پین اور کاپی لیے کچھ لکھنے لگی۔

"میں آتی ہوں۔" وہ کہتے ملازمہ کی جانب ہوئی۔

"سعدیہ باجی۔۔ یہ سامان لانا ہے ماما کہہ کر گئی ہیں آپ مارکٹ سے لے آئے۔ وہ انھیں پیپر تھماتے بولی۔

جی اچھا بس یہ ناشتہ لگالو آپ تینوں کے لیے پھر لے آتی ہوں۔" وہ انڈے بونل کرنے کے ارادے سے تھامے

بولی۔

"نہیں۔۔ نہیں۔۔ ناشتہ کی ضرورت نہیں ہے۔"

وہ زور سے کہتے انھیں چونکنے پر مجبور کر گئی۔

"ضرورت نہیں ہے!!" وہ مکمل حیران تھی۔

"وہ۔۔ آہ۔۔ وہ۔۔ ہاں میں نے اور ماہم نے ابھی کافی پی ہے اور نیہا تو ابھی تک سو رہی ہے تو ابھی ضرورت نہیں ہے

آپ آکر بنا لیجی گے گا۔" وہ انھیں کہتے کچن سے باہر لے آئی۔

"ٹھیک ہے۔"

"اور ہاں سارا سامان لے کر آئیگا پلیز امپوڑ ٹینٹ ہے یہ سب۔۔ ہم۔۔ قریبی مارکٹ میں تو ویسے بھی نہیں ملے گا آپ ڈرائیور کے ساتھ جا کر دور والی مارکٹ سے لے آئے۔۔"

وہ انھیں رخصت کرتے کچن میں آئی جہاں ماہم پہلے سے کھڑی تھی۔۔

"اوکے تو شروع کرے۔۔" کچن میں آتے بالوں کو ہلکا جھڑے میں باندھتے بولی۔۔

"یس۔۔" ماہم بھی آستین فولڈ کیے تیار ہوئی۔۔

"پاستہ کہاں ہے۔۔" وہ دونوں یک زبان کہتے ایک دوسرے کو دیکھنے لگی۔۔

"ایک کام کرتے ہیں تم اوپر کے کیمینٹس میں چیک کرو میں نیچے کرتی ہوں اوکے۔۔" وہ ماہم کو حکم دیتے جلدی سے ڈھونڈنے لگی۔۔

"نہیں ہے۔۔" ماہم نے تھکتے فریج سے پانی کی بوتل لیے گلاس میں نکالتے اسے خود میں اتارے کہا۔۔ اگلے ہی لمحے ہانیہ نے آتے گلاس لیے حلق تر کیا۔۔ وہاں بھی نہیں ہے۔۔

BEING THE STRING OF YOUR KITE

"ارادہ بدلے کیا۔۔" ماہم نے بوتل بند کرتے کہا۔۔

"ماہم وہ رہا۔۔" کچن سے اٹیچ گلاس سے بنے کیمینٹس پر اسے وہ جگمگاتے نظر آئے۔۔

"سہی کہا ہے کسی نے شہر میں بچہ بغل میں ڈھنڈھوڑا۔۔" وہ کمر پر ہاتھ باندھے اس کے قریب ہوئی۔۔

"بالکل۔۔ ایک۔۔ ایک سیکنڈ۔۔ ارے بغل میں بچہ شہر میں ڈھنڈھوڑا یہ ہوتا ہے پگلی۔۔" ماہم نے ہامی بڑھتے یکدم اس لفظوں کو غور کیا۔۔

"اچھا ویسے ہیں سوری میم۔" دونوں قہقہے لگاتے پاسٹہ فلیور چوس کرنے لگی۔ وہاں تقریباً دس پندرہ پیکٹس پڑے تھے۔ عجیب ابھی ایک بھی نہیں مل رہا تھا اور اب سمجھ سے باہر ہے سب۔ ہانیہ نے ایک دوپیکٹ ہاتھ میں لیتے کہا۔

"یہ والا ٹڑائی کرتے ہیں۔" بالآخر ایک پیکٹ لیے وہ دوبارہ کچن میں آئی۔

اوکے۔ تو سب سے پہلے ہمیں کیا کرنا ہو گا؟؟ ہانیہ نے پیکٹ کو آگے پیچھے کرتے دیکھ سوال کیا۔

کیا۔ ماہم بھی مسکراتے سوال کر گئی۔ دونوں کے ہونٹ پھر مسکرائے تھے۔

"ارے یار ر کونیٹ پر سرچ کرتی ہو۔" کچھ سیکنڈ میں ایک مزیدار ریسپی انکے سامنے موجود تھی۔ ہانیہ پڑھتے جا رہی تھی جبکہ ماہم کسی روبروٹ کی مانند اس کے اشاروں پر کام کرنے لگی۔

"پہلے ایک ڈونگہ لو اور پانی بھرو۔" اس کی بات سن ماہم نے ضرورت سے براہی برتن اٹھایا تھا۔

"ارے پگلی۔ یہ نہیں نارمل سائز نکالو نا۔"

BEING THE STRING OF YOUR KITE

"مجھے نہیں مل رہا خود دیکھ لو۔" ماہم اٹھتے پیچھے کو ہوئی۔ تقریباً پانچ چھ برتن باہر آچکے تھے۔ آخر میں ایک ڈونگہ لیے اسے پانی سے بھرا۔

"ہاں تو پانی بونل کرنے رکھ دیا اب اس میں معمولی نمک اور تیل ڈالو۔" ہانیہ نے اسے اسکرین پر نظریں جمائے کہا۔ ماہم نے باخوبی اس میں ڈالا۔

"اب پاسٹہ ڈال دو۔" اس کے کہنے پر ماہم جو کے جو کرتے جا رہی تھی۔

"اچھا اب چکن۔"۔۔ ہانیہ نے کہتے ماہم کی جانب دیکھا۔۔

دونوں ریفریجریٹر کھولے حیرت سے ایک دوسرے کو تکتے لگے۔۔ جہاں ہر چیز برف کے زیر اسیر ڈھکی پڑی تھی۔۔

"اس میں چکن کیا ہے بیگ کیا اور کہاں ہے کیسے پتہ چلے گا۔"۔۔ ہانیہ نے ایک پیکٹ ہاتھ میں لیے کہا۔۔

"تم مرواؤ گی لڑکی۔"۔۔ ماہم بھی اب ہر ایک ایک پیکٹ کو غور سے دیکھنے لگی۔۔

"مجھے تو یہی لگ رہا ہے۔"۔۔ ایک پیکٹ کو تھامے دونوں متفق ہوئی تھی۔۔

"شکر ہے۔"۔۔ وہ دونوں خود کو کامیاب ہوتے دیکھ مسکرائی۔۔

"اوکے اب چکن کو میرینیٹ کرنا ہے۔۔"۔۔ یوٹیوب کی مدد سے وہ اسے بھی کرنے میں کامیاب ہو گئے۔۔

"سواب ملک چاہئے اور میدہ۔"۔۔ ہانیہ نے ریسیپی آگے بڑھتے دیکھ کہا۔۔

"میدہ کہاں ہو گا۔"۔۔ وہ تلاش کرتے آٹے کے ڈبے تک آ پہنچی۔۔ "یہ رہا۔"۔۔ وہ یکدم چلائی۔۔ ماہم اس کی آواز سن

BEING THE STRING OF YOUR KITE

اس جانب لپکی۔۔

"یہ تو آٹا لگ رہا ہے دیکھو کچھ اور بھی اس طرح کا ہو گا۔"۔۔ ماہم نے ایک اور پریشانی بتائی۔۔

"ماہم کی بات مانتے اسکے ہاتھ ایک پیکٹ لگا تھا۔"۔۔ وہ اب خوشی سے اسے ایک پیالے میں نکالنے لگے۔۔

"لیکن اس کا کلر سیلو کیوں ہے ریسیپی میں تو وائٹ ہیں۔"۔۔ ماہم پھر سے کنفیوز ہوئی۔۔

"ارے میری معصوم بہن فلٹر لگا ہو گا نا سیلیے وائٹ دکھ رہا ہے۔۔ نوٹسینز۔"۔۔ وہ ایک ماسٹر چیف کی طرح کہتے اسے

ایک پیالہ میں نکالنے لگی۔۔

"ہانی۔۔ یہ گرم فلور ہیں اس پر لکھا ہوا تو ہے۔" ماہم نے شک کرتے پیکٹ کا رخ دوسری جانب کیا۔۔

"تو اس ریسپی میں فلور ہی تو لکھا تھا۔" ہانیہ کے پیشانی ہر بل پڑے۔۔

"ارے وائٹ فلور ہیں یار۔۔ یعنی میدہ اور گرم فلور یعنی بیسن۔" وہ میدہ کیمینٹس سے نکلتے اس کے سامنے رکھتے بولی۔۔

"اچھا ناغصہ نا کرو۔۔ میڈیکل کی اسٹوڈنٹ ہو یا ر ہڈیاں اور اسکیلٹنز کے ساتھ وقت گزارتی رہی ہو مجھے کیا معلوم مجھے لگا شاید فلٹر کی وجہ سے۔" وہ معصوم انداز لیے گویا ہوئی۔۔

"اچھا چلو اب فلٹر ہٹا دیا نائیں نے آگے بڑھو۔" وہ اسے کی چپٹ لگاتے بولی۔۔

ہانیہ میدہ ڈالے اب دودھ اندیلنے لگی۔۔

"اومائی گاڑڈ۔" ہانیہ کے ہاتھ سے لڑکھڑاتے دودھ گرا تھا۔۔

"تمہیں اندیلنے کو کہا تھا ہانی نہانے کو نہیں۔" ماہم اپنی ہنسی کنٹرول کرنے کی ناکام کوشش کرتے گویا ہوئی۔۔

"ارے یار یہ پاستہ تو بہت مہنگا پر گیا۔" وہ آگے ریسپی کرتے اب کافی کام کر چکے تھے۔۔

"شکر ہیں کوئی صورت تو نظر آئی اس کی۔"۔۔

"اوکے اب لاسٹ اس پر چیز ایڈ کرنا ہے اور اسے بیک کرنا ہیں جب تک چیز میلٹ ہو جائے۔" ماہم نے اسکرین کو دیکھے کہا۔۔

"یہ کیا ہو رہا ہے یہاں۔۔" نیہا اور حریم ان کی آوازوں سے بیدار ہوتے نیچے آئے تھے کچن ایک دم الٹا پڑا تھا۔۔

"یہ کیا حالت کی ہوئی تم لوگوں نے۔"۔ حریم حیرت میں غوطہ زن ہوتے بولی۔۔

"کس کی۔"۔ ہانیہ چیز ڈالتے نا سمجھی سے بولی۔۔

"خود کی بھی اور کچن کی بھی۔"۔ اب کی بار نیہانے آگے ہوتے کہا۔۔

"ہم پاستہ بنا رہے ہیں یا رکچن کو کیا ہوا ہے یہ تو۔"۔ ماہم کہتے نظریں دوڑاتے چونکہ واقعتاً وہ نے کچن کو اچھا خاصہ بگاڑ چکے تھے۔۔

"یہ سب اس ہانیہ کی وجہ سے ہوا ہے۔"۔ ماہم نے سب ہسے خود کو بری کیا۔۔

"اوئے آرٹسٹ جھوٹے رنگ لگانے کی ضرورت نہیں ہے اور کیا بھی ہے تو تم دونوں کو کیا۔"۔ ہاں تم لوگ کیوں یہ

افسروں کی طرح کھڑے سوال کر رہے ہو۔"۔ وہ ماہم کو جواب دیتی ان دونوں کی جانب متوجہ ہوئی۔۔

"ہمارے حصے کا کہاں ہے۔"۔ حریم نے آگے ہوتے کہا۔۔

"لوجی کر لو بات۔۔ یہاں ہم آدھے ہو گئے اسے بناتے بناتے اور ان کو تیار چاہیے۔"۔ ہانیہ نے اسے بیک پاتے دیکھ منمنائی۔۔

"ڈیر سسٹر اگر آپ چاہتی کہ آپکو مسز حسن قریشی سے خصوصی عزت ناکروانی ہو تو چپ چاپ ہمارا حصہ بھی

دو۔۔ ورنہ تصویریں تو ہیں میرے پاس۔"۔

"نوںو۔۔ نہیں یا ایسا کیا۔۔ می۔ می میں تو مم مزاق کر رہی تھی۔۔ دونگی نا تمہیں میں نے کب منع کیا ہاں ابھی دیتی

ہوں تم تمہیں دو چمٹ رکھ کر۔"۔ آخری جملے پر ڈانٹ پیسے وہی نیہا کا بیٹیوڈ ہوا میں اڑا۔۔

"آپی۔" نیہا بس رونے کو تھی۔۔ جبکہ ماہم کو ہنسی کنٹرول کرنا اب مشکل ہو گیا تھا

"بلیک میل کر رہی ہو۔۔ مجھے۔۔ ہانیہ حسن قریشی کو۔۔ جاؤ ابھی سینڈ کر دو کوئی ڈرتی ورتی نہیں ہوں۔۔ اور ویسے بھی اسے بناتے بناتے نامیرا دماغ گرم ہو چکا ہے تو تمہیں کچا چبا جاؤ اس سے پہلے ہٹو میرے رستے سے۔" وہ اسے گھوری سے نوازتے پاستے کا دو ننگا لیے اسے ٹڑے میں رکھنے لگی۔۔

"اچھا بس بس۔۔ نیہا حریم تم لوگ میرے حصے سے کھالینا ٹھیک ہے چلو آ جاؤ۔" وہ انھیں ساتھ کیے ہانیہ کے پیچھے ہوئی۔۔

ہانیہ نے ایک ڈونگہ ماہم کی پکرا یا جبکہ باقی آدھا لیے خود اپنی بیڈ پر بیٹھی۔۔

"کیسی بہن ہو ایک پاستہ شیر نہیں کر سکتی۔" نیہا اب سیریس ہانے لگی۔۔

"کر سکتی ہوں مگر ایک شرط پر۔۔" ہانیہ نے ڈونگہ سائنڈ پر کیا۔۔

"کیا" حریم اور نیہا نے ابرو اچکائے۔۔

BEING THE STRING OF YOUR KITE

"بھائی دیکھو پاستہ ہم دونوں نے بنایا اب کچن تم دونوں سمیٹ دو اور تمہارے پاس تو پروفٹ بھی ہے سعدیہ باجی۔۔ آدھا تم لوگ کر لو باقی وہ کر لے گی ہاں منظور ہے تو بات کرے ورنہ۔" وہ ڈونگے میں چمچہ چلاتے بولی۔۔

"ہو نہہ۔۔ ہم کیوں کرے۔"

"نا کرو۔" ہانیہ نے کہتے ایک بڑا چمچہ منہ میں ڈالا۔۔

"کیا بات ہے کیا بات ہے مزہ آگیا۔" ماہم زیادہ چیز کی کھانے کی شوقین نا تھی اس لیے اسی کی سائٹ کم چیز ڈالی گئی تھی جبکہ ہانیہ نے گویا پاستہ چیز میں ہی بنایا ہو۔۔

"یا اللہ منظور ہے۔" اس کے چٹکھاڑوں کی آوازیں سن وہ دونوں چلائی۔۔

"اوکے تو کھالو۔" وہ ڈونگا ان کی جانب کیے بولی۔۔

تینوں نے آرام سے اسے کھایا۔۔ لیکن اختتام پر جہاں ہانیہ کا چہرہ اکہلہلایا تھا وہی ان دونوں کے چہروں پر بارہ بجے تھے۔۔

"چلو جاؤ اچھے سے کرنا اور ہاں مجھے اب ڈسٹرب مت کرنا آٹھ بج رہے ہیں سونے لگی ہوں۔" وہ انھیں کہتے لائٹ

اوف کرتے سونے کو لیٹی۔۔ وہی نیہا اور حریم کی مدد کی غرض سے ماہم ان کے ساتھ کچن کو ہوئی۔۔

"لگتا ہے پاستہ کم بنایا ہے اور جنگ لڑی ہیں یہاں۔" کچن پر نظر ڈالے نیہا کے منہ سے بے اختیار نکلا۔۔

"تم لوگ اب فضول فون یوزنا کرو۔ پڑھائی کر لو ایکزیمز قریب ہے ویسے بھی۔۔ اور نہیں تو آرام کرو۔" وہ انھیں کہتے خود بھی آرام کے غرض سے کمرے میں آئی۔۔ بیڈ پر لیٹتے ہی ماہم بھی نیند کی وادیوں میں کھوئی تھی۔۔

گیارہ بجے کے قریب دروازے پر پڑتی دستک نے اسکی نیند کو زراسا کچا کیا جو تھکن سے چور ہوتی دائیں جانب کروٹ لیے خوابوں کی دنیا میں کھوئی تھی،۔۔

"ماہمم۔۔" باہر کھڑی ایمان دروازہ کھٹکھٹاتے ہوئے اسے آواز دینے لگی۔۔

"ہمم۔۔ کون؟"۔ ہر براتے وہ اٹھتے بیٹھی

"ماہم دروازہ کھولو۔۔ ماہم۔" وہ باہر کھڑی چلاتے ہوئے اس جگہ ہی تھی کہ پاس رکھے فون کی اسکرین روشن کی "واٹ!!" سوا گیارہ بج گئے۔۔ تبھی اگلی دستک پر تیزی سے کمفرٹ ہٹاتی وہ دروازے کی جانب بڑھی جو مزید ایک دو بار پیٹنے سے گر ہی جانا تھا دروازہ کھولنے پر سامنے ایمان کو پایا جو منہ پھلائے کھڑے اسے گھورنے میں مصروف تھی

"کیا ہوا؟۔۔ ایسے کیوں دیکھ رہی ہو یار؟"۔۔ تھکے تھکے انداز میں معصومانہ چہرہ لیے دوبارہ بیڈ پر آکر بیٹھی،،

"تمہیں اندازہ بھی ہے پچھلے کوئی پندرہ منٹ سے دروازے پر ہوں میں۔" اس کے سامنے ہوتے کر پر ہاتھ رکھتے

بولی تھی وہ غصے سے پھٹ پڑی جس پہ ماہم نے ایک آنکھ دبائی

BEING THE STRING OF YOUR KITE

"اء سوری نیند میں تھی اس لیے۔" ہلکی سی انگڑائی لیتے کہنے لگی

"اس لئے۔۔ اس لئے کیا؟۔۔ ارے برسوں سویا ہوا بھی اٹھ جائے مگر مجال ہے تم ہلی بھی ہو؟۔۔ نا جانے کونسی نیند

میں تھی؟"۔ وہ اسکی بات سنے بغیر بولتی ہی چلی گئی اور سانس لینا تو شاید بھول ہی گئی تھی۔۔

"ارے ارے سانس لو کیا ہو گیا ہے نیند آگئی تھی آج پتہ نہیں کیسے اتنی دیر تک سو گئی ورنہ جانتی تو ہو تم مجھے"۔ وہ بھی

معصوم انداز میں بولتی چلی گئی تو ایمان بس اسے گھورتی ہی رہ گئی۔۔

"اچھا بتاؤ کیا ہوا ہے دروازے پر ظلم کیوں کر رہی تھی؟"۔ وہ بات آگے بڑھاتے ہوئے بولی

"ارے ہاں وہ تم نے حمزہ بھائی سے کچھ کہا تھا کیا کچھ ڈیزائنز ہے جو تمہیں بنوانی ہیں۔" وہ بیڈ پر بیٹھتے ہوئے سوچ کر کہنے لگی

"مممم۔۔۔ ماہم نے اثبات میں سر ہلائے جواب دیا

"انکافون آیا تھا امی سے بات کرتے ہوئے انہوں مجھے بتایا کہ تمہیں بتادوں، وہ اپنے آفس میں ہیں جو بھی کام ہے تمہیں انکے پاس آفس چلی جاؤ۔" تفصیلی بات کرتے وہ کمرے سے باہر نکلی وہی ماہم بھی فریش ہونے واشروم کی جانب بڑھی

فریش ہوتی وہ باہر نکلی اور آئینے میں اپنا عکس دیکھنے لگی آج وہ ایک نرم و ملائم گلاب کی سی لگ رہی تھی۔۔۔ لائٹ پینک قمیض جسے وائٹ ٹراؤزر جو کہ نیچے سے کٹ نما بنا تھا زیب تن کیے قمیض سے ملتا ہم رنگ ڈوپٹہ کندھے پر لٹکایا تھا۔۔۔ گیلے بالوں کو سلجھا کر اسے ڈرائر کی مدد سے خشک کیا اور پھر بالوں کو سمپل پونی اسٹائل دیا تھا دائیں ہاتھ کی نازک پتلی انگلیوں میں سلور انگوٹھی پہنی تھی، کانوں میں لائٹ پینک ٹوپس پہن رکھے تھے، صراحی گردن پتلی سی سلور چین میں قید تھی اور دودھیا پیر بے بی پینک سلیپر میں مقید تھے۔۔۔

کاؤچ سے اپنا پرس اٹھائے الماری سے اپنی فائل لی، ایک نظر اپنے وجود پر ڈالے اور فون ملائی کمرے سے نیچے کی جانب گئی،

بیس منٹ کا راستہ طے کر کے وہ حمزہ کے آفس پہنچی گاڑی سے اتر کر اپنی فائل اور ایک باکس تھامے جو اسے حمزہ کو دکھانا تھا اندر داخل ہوئی۔۔۔ فرسٹ فلور پر پہنچ کر دائیں جانب موجود ریسپشن پر موجود لڑکی اسے دیکھ کھڑی ہوئی۔۔۔

"گڈ مورنگ۔۔۔ میم۔۔۔" وہ اسے دیکھے مسکرائی

"گڈ مورنگ مسٹر حمزہ میر شاہ کہاں ہے؟ وہ بڑی تو نہیں ہے نا؟۔"۔۔ اس نے ریسپشن پر موجود لڑکی سے سوال کیا

"جی نہیں،، سر بڑی نہیں ہے وہ اپنے کیبن میں ہیں۔" ریسپشنسٹ نے مسکراتے اسے بتایا وہ تھینکیو کہتی کیبن کی

جانب بڑھ گئی۔۔

شکریہ ادا کرتے وہ سامان سنبھالے حمزہ کے کیبن میں داخل ہوئی جہی کسی اور کے وجود کو دیکھے وہ لمحے بھر چوکی،،

کافی رنگ پینٹ پر بلیک شرٹ پہنے آستین کہنیوں تک فولڈ کیے تھی جس سے ابھرتی ہاتھوں کی نسین واضح نظر

آتی۔۔ ایک ہاتھ برینڈ ڈواج اور پیر بلیک لوفر میں قید تھے،، جیل سے بالوں کو اوپر کی طرف سیٹ کیا تھا جس سے اس

کی پیشانی پر چڑھی تیوریاں صاف نمایاں ہو رہی تھی۔۔ اپنی مرعوب پر سنیلیٹی سے وہ کسی کو بھی کبھی بھی اپنی طرف

متوجہ کر سکتا تھا۔،،

"میں غلط کیبن میں آگئی ہوں کیا؟" سوچوں میں گم وہ کب کیبن ڈور سے ٹکرائی اسے معلوم ہی نا ہوا۔۔

یا اللہ۔۔ سامان اس کے ہاتھ سے ان بیلنس ہوتے زمین بوس ہوا۔۔

BEING THE STRING OF YOUR KITE

انسانیت نام کی بھی کوئی چیز ہوتی ہے بندہ اخلاق کے طور پر ہیلپ کر لیتا ہے۔۔ وہ اپنا سامان سمیٹتے بڑبڑائی تھی عالیان

نے فون میں گاڑی نظریں اٹھائے اسے مڑ کر دیکھا جواب اپنا پیپر ز کو فائل میں ترتیب دے رہی تھی،، لیکن چہرہ

دوسری جانب ہونے کے باعث وہ اب تک اسے دیکھ ناپایا تھا،،۔۔

عجیب آدمی ہے۔۔ اتنی آوازوں کے بعد بھی نوری ایکشن! اسپیشل چائلڈ تو نہیں ہے کیا!؟.. وہ حیرانگی میں خود ہی

خود سے سوال کرتے بڑبڑاتے ٹیبل کے قریب ہوتے سامان اس پر رکھنے لگی۔۔

جی نہیں۔۔ جیسا آپ سوچ رہی ہیں ویسا کچھ نہیں ہیں۔۔ عالیان کی آواز نے اسے چونکا یا تھا۔۔

یا اللہ سن لیا کیا۔۔ وہ دل ہی دل میں سوچتے آنکھیں میچے امیرس ہونے لگی۔۔

جی سن لیا میں نے۔۔ عالیان کا یہ جملہ اسے مزید گیلیٹی فیل کر گیا۔۔

آنکھیں کھولیں اس نوجوان کو دیکھا جواب تک اس جانب پیٹ کیے کھڑا تھا۔۔

سوری میرا وہ۔۔ مقابل کے اگلی بات سن رکی۔۔

میں آپ کو بعد میں کال کرتا ہوں۔۔ ایڑ موپڈس کانوں سے نکالے اسکرین ٹچ کیے وہ مڑتے اس دوشیزہ کو دیکھ ٹھٹکا تھا۔ اس موڈرن دور میں وہ سادگی میں ڈوبی لڑکی حوروں کی مانند لگ رہی تھی،، اس کی کانچ سی آنکھوں میں ابھرتا اپنا عکس دیکھ عالیان ساکت سا کھڑا رہ گیا،،

وہی عالیان مرزا پر پرتی ماہم قریشی کی نظر اسے بھی کچھ بولنے سے قاصر کر گئی۔۔ اگلے ہی لمحے حمزہ کی آمد سے وہ دونوں اس کی جانب متوجہ ہوئے۔۔

آگئے تم میں نکلتا ہوں۔۔ آفس میں کچھ اڑجنٹ کام آگیا ہے۔۔ حمزہ سے مخاطب ہوتے وہ کرسی سے کوٹ لیے باہر کی جانب بڑھا، وہی اس کے جاتے ہی وہ دونوں بھی اپنے کاموں میں مصروف ہوئے۔۔

"ماما"۔ آواز دیتے وہ لیونگ روم میں بیٹھی آفرین بیگم کے پاس آئی تھی۔۔

"جی بیٹے۔" ہاتھ میں ڈریس بوک لیے وہ ڈیزائنز دیکھتے بولی۔۔۔

"یہ کیا ہے۔"۔۔ اشتیاق سے بیٹھے پوچھا

"سارا کے پاس کچھ نیو کلیکشن آئی ہے بس وہی چیک کر رہی ہو۔"۔۔ اسے جواب دیتی وہ پھر ڈیزائنز دیکھنے لگی (سارا آفرین بیگم کی سہیلی جو ایک بہترین ڈیزائنر تھی)

"اوہ اوکے ویسے بھیسو کہاں ہے کل سے ملاقات نہیں ہوئی میری ان سے۔"۔۔ اس نے کاؤچ پر بیٹھتے ہوئے سوال کیا

"وہ اپنے کسی دوست کے آفس گیا ہوا ہے ملاقات کے لئے، پھر وہاں سے اپنے آفس جائے گا۔"۔۔ آفرین بیگم نے بک پر نظریں جمائے کہا

"اوہ اچھا۔۔ اور زین کہا ہے؟"۔۔ اثبات میں سر ہلاتی اس نے پھر زین کے بارے میں پوچھا

"وہ اور حاشر ساتھ ہونگے کہیں۔"۔۔ وہ کندھے اچکاتے ہوئی بولی جس پہ انابیہ ہنسنے لگی "مہمم کا جواب دیتے فون میں مصروف ہوئے"

"انابیہ ملازمہ سے کہہ کر چائے تو بناؤ میرا من کو رہا ہے کافی۔"۔۔ انہوں نے انابیہ کو دیکھے کہا

"ملازمہ کو کیوں آج چائے میں بناتی ہوں۔"۔۔ وہ کھڑی ہوئی اور کچن کی جانب بڑھی تو آفرین بیگم اسکی پشت کو دیکھتی رہی کہ تبھی زین نے گھر میں داخل ہوتے سلام کیا جس پہ آفرین بیگم اور انابیہ دونوں نے جواب دیا

"یہ کیا کرنے جا رہی ہے؟"۔۔ زین نے انابیہ کو اٹھتے دیکھ کر سوال کیا

"سوری ماما لیکن دیکھے تو زرا یہ اتنی چھوٹی سی کوکروچ ہے اور میڈم اس سے ڈر رہی ہے"۔۔۔ وہ اسے سلیب پہ نیچے اتارتے ہوئے بولا

انابہ جو اچانک سے کوکروچ دیکھ کر ڈر گئی تھی زین کی ہنسی پر سرخ ہو گئی

"انابہ۔۔۔؟۔۔۔" آفرین بیگم نے اسے ہلایا جو ساکت کھڑی زور زور سے سانس لے رہی تھی وہی زین بمشکل اپنی ہنسی کو کنٹرول کر رہا تھا

"ارے جا چکی ہے صدمے سے نکل آؤ۔۔۔ ہا ہا ہا ہا۔۔۔" اس نے پھر سے قبضہ لگایا تو انابہ اسے مارنے کے لئے اسکی جانب بڑھی

زین آگے اور انابہ پیچھے دونوں نے بھاگتے ہوئے پورے گھر کا سروے کر لیا مگر زین اسکے ہاتھ نا آیا اور اپنے کمرے میں جاتے ہی زور سے دروازہ اسکے منہ پہ بند کیا انابہ جو اسے مارنے کے لئے اس کے پیچھے دوڑ رہی تھی کمرے کے باہر کھڑی رہ گئی

"زین کے بچے تم ایک بار باہر آؤ میں تمہیں بتاتی ہوں۔۔۔" وہ ایک تھپر دروازے کو مارتے ہوئے بولی مگر اسکا اپنا ہی ہاتھ سرخ ہوا وہی چڑتے وہ ادھر سے غائب ہو گئی،،

"السلام علیکم بابا کیسی طبعیت ہے اب اپکی۔۔۔" احمر صاحب کو اپنے کین میں دیکھ وہ ان کی طرف آیا۔۔

"وعلیکم السلام ٹھیک ہوں تمہارے سامنے ہوں۔۔۔" انہوں نے بھی اسے نرمی سے سر پر ہاتھ پھیرتے جواب دیا

"آپ کیوں آئے میں سب ہینڈل کر رہا ہوں بابا آپ آرام کرے۔" وہ ان کے قریب ہوتے ان کی چوٹ پر ایک نظر دوڑاتے بولا۔۔

"آرام اور کتنا بیٹے زرا معمولی چوٹ ہے میرے بچے اور میں جانتا ہوں تم ہینڈل کر رہے ہو مگر میں بھی آرام کرتے کرتے اب بور ہو چکا ہوں۔" وہ اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے گویا ہوئے

چلے ٹھیک جیسا آپ کو مناسب لگے۔۔۔ کچھ لینا چاہینگے کافی چائے۔۔۔ وہ انٹر کوم اٹھاتے گویا ہوا۔۔

"ہاں ایک کپ چائے کہہ دو۔"

"ایک کپ چائے بھیج دے بابا کے کین میں اور میرے لیے گرین ٹی میرے کین میں رکھو ادے۔" مقابل کو کہتے انٹر کوم رکھا۔۔

BEING THE STRING OF YOUR KITE

"اور کیسا ہے حمزہ اسے بلاؤں ناگھر پر کافی عرصے سے ملے نہیں ہیں اس سے۔" وہ لیپ ٹوپ پر انگلیاں چلاتے گویا ہوئے۔۔

"جی کہا ہے اس سے آگے گا بہت جلد۔"

"ہمم۔۔"

"اوکے بابا میں ملتا ہوں آپ سے۔" انھیں کام میں مصروف دیکھ وہ انھیں کہتے اپنے کین میں آیا،

اپنے کوٹ کو کرسی پر ڈالے صوفے کی جانب بڑھا اور آنکھیں بند کرتے آرام کن انداز میں صوفے سے سر ٹکا گیا،
"ذرا انسانیت نہیں ہے۔۔۔"

عجیب آدمی ہے کوئی ری ای ایکشن نہیں اسپیشل چائلڈ تو نہیں۔۔۔" ماہم کے الفاظ اس کے کانوں میں گونجنے
تھے، اس کے ہونٹ مسکرائے تھے وہ ماہم کی بات سن چکا تھا۔ اس کا عکس اس کے ذہن میں دوڑا تھا جھٹ سے
آنکھیں کھولے وہ سیدھا ہوا تھا۔۔۔ آج تک وہ کروڑوں لڑکیوں سے بزنس کے سلسلے میں مل چکا تھا، لیکن اس سے
پہلے ایسا نہ ہوا تھا کہ عالیان کو کوئی لڑکی یاد رہ گئی ہو پھر یہ کیوں؟؟،،، سامنے رکھے پانی کے گلاس سے دو سپ لیتے وہ
اپنے آپ پر حیران ہوا تھا۔۔۔

لیکن اس بار وہ شاید اپنی قسمت سے ملا تھا وہ ملا تھا ماہم قریشی سے وہ تھی ہی ایسی ذہن میں بس جانے والی، اس کی چمکتی
آنکھیں، شوخ لب، معصوم چہرے پر بکھری زلفیں اس کے ذہن میں اپنا نقش چھوڑ گئی تھی۔۔۔ اس سے ذہن ہٹاتے
وہ اٹھائیل کے قریب آتے انٹر کوم اٹھایا تھا۔

"یس سر۔۔۔" مقابل نے اگلی ہی لمحے فون اٹھاتے کہا

"گرین ٹی چھوڑے کافی بھیجے۔۔۔" حکم جاری ہوا تھا /

"او کے سر۔۔۔" ہامی بھرتے فون رکھا تھا اور دس منٹ بعد پیون کیمین میں کافی لیکر داخل ہوا۔۔۔ اس نے کافی کا ایک
سپ لیا اور کیمین کی ونڈو کے پاس جا کھڑا کسی گہری سوچ میں پڑ گیا کئی سوال اس کے ذہن میں گردش ہوئے۔۔۔

"اسپیشل چائلڈ"-- وہ لفظ وہ جملہ عالیشان کو ہر بار مسکرا نے پر مجبور کر رہا تھا، شاید یہ پہلی بار ہوا تھا کہ عالیشان مرزا کسی کے جملے پر اس قدر مسکرایا ہو۔۔۔۔۔۔

جاری ہے۔۔!!

Safar-e-Adab

BEING THE STRING OF YOUR KITE

سفر ادب کی جانب سے ناولوں کی پی ڈی ایف کاپی کو ہر غلطی سے ماورا بنانے کی پوری کوشش کی گئی ہے۔ کسی بھی طرح کی غلطی پائی جانے پر اسے محض اتفاق سمجھا جائے۔ ہماری ٹیم کے تیار شدہ پی ڈی ایف کے تمام جملہ حقوق سفر ادب کے نام محفوظ کر لیے گئے ہیں۔ کسی ادارے یا شخص کی جانب سے ہمارے کام کو اپنے آفیشل استعمال میں لانے کی کوشش کو غیر قانونی سمجھ کر سفر ادب کی جانب سے کارروائی کی جاسکتی ہے۔

- ٹیم سفر ادب